روحِ شجاعت

در حال

ثانیِ عباسِؑ دلاور حضرت عون بنِ علی علیہ السلام

تعداد بند

۹۴

تاریخِ تصنیف

۱۳۹۷ھ ، ۱۹۷۷ء

www.emarsiya.com

اے جستجوئے فکر نمایاں کمال کر
عرشِ علوئے عزم و عمل سے مقال کر
خونِ جگر سے صفحۂ قرطاس لال کر
لکھ، فکرِ جبرئیل کا شہپر سنبھال کر
کاغذ پکار اٹھے، خدا کا ولی، علیؑ
بولے زبانِ خامہ شہیر علیؑ علیؑ

ہے انقلاب میرے قلم کی صفات میں
یادِ عطش کا کلک ہے دستِ حیات میں
پیاسوں کی پیاس کی ہے سیاہی دوات میں
دیکھیں گے آپ آگ لگا دوں فرات میں
پیاسوں کی یاد آئے گی تدبیر سے مری
نکلے گی آنچ گرمیٔ تحریر سے مری

سیتا رہوں نظر سے گریبانِ فجر کو
ایوبؑ کا وقار لکھوں روئے صبر کو
اشکِ عزا میں دیکھ لوں جنت کے قصر کو
لکھوں ہلالی تیغ تو دیکھوں میں بدر کو
بندش ہو مرثیے کی جو رونق بنی ہوئی
نظروں میں فصلِ بیت ہو خندق بنی ہوئی

میرے قلم کی رَد کا عجب اقتدار ہو
فصلِ خزاں لکھوں تو نمایاں بہار ہو
پیچھے ہو کارواں تو آگے غبار ہو
موجوں سے بجلیوں کی چمک آشکار ہو
کانٹے نہ چبھ سکیں کبھی پھولوں کے پاؤں میں
بجلی بھی چین پائے نشیمن کی چھاؤں میں

www.emarsiya.com

لفظِ حسینؑ ہو، جو شہادت رقم کروں ، عابدؑ پڑھوں جو روحِ عبادت رقم کروں
زہرؑا کی لفظ ہو، جو طہارت رقم کروں ، لفظِ علیؑ بنے، جو شجاعت رقم کروں
خالق کرے وہ زورِ سماعت عطا مجھے
خیبر کا دَر اکھڑنے کی آئے صدا مجھے

اب کھینچتا ہوں نقش تصنع کے باغ کا ، کرتا ہے اس میں کام اندھیرا چراغ کا
اِس میں جو آشیاں ہے، وہ مسکن ہے زاغ کا ، بلبل ہے نام اس میں جنوں کے دماغ کا
نقلی جو گل ہیں، اصل میں گُل کی نقول ہیں
خوشبو نہیں ہے ان میں، یہ کاغذ کے پھول ہیں

بکھری ہیں نقلی قیس کے دامن کی دھجیاں ، لیلیٰ کے رُخ کی یاد میں مصنوعی ہچکیاں
سیماب کی ہے برق تو پنبے کا آشیاں ، بلبل قفس میں، پاؤں میں اسکے ہیں بیڑیاں
اِن بیڑیوں کی اصل پہ پردہ پڑا ہوا
پیتل پہ ہے طلائی ملمع چڑھا ہوا

کچھ ہے عجیب باغِ تصنع کا باغباں ، نقلی گلوں سے بھر گئی ہیں اسکی جھولیاں
اس کے دہن میں چلتی ہے خود ساختہ زباں ، اُس کا بیان جھوٹی فصاحت کا ہے نشاں
شہنائی کی صدا ہے تعرفِ ستار کا
اِنساں کی نقلی بولی ہے نغمہ ہزار کا

یہ باغ وہ ہے جس میں عجب انقلاب ہے ، جو ہے ہنسی سے دُور وہ اس کا گلاب ہے
اِس گلستاں میں جو بھی ہے گویا حباب ہے ، کاغذ کی ناؤ بہتی ہے، دریا سراب ہے
آئے گا اور یقین ہے آئے گا نیک دن
کب تک ترے گی، ڈوب ہی جائے گی ایک دن

www.emarsiya.com

اے حاملِ صفاتِ عنایت دعا یہ ہے　　اے خالقِ جہانِ صداقت دعا یہ ہے
اے ناخدائے کشتیٔ قدرت دعا یہ ہے　　اے مصدرِ کمالِ حقیقت دعا یہ ہے
بیلیں نہ لپٹیں گلشنِ نقلی کے پاؤں سے
سایہ بھی بھاگے میرا تصنّع کی چھاؤں سے

اب احترام دیکھئے اپنے امامؑ کا　　ادراک کس طرح سے ہوان کے مقام کا
بس ایک ہی جہاں میں تصنّع ہے کام کا　　وہ کیا ہے؟ غم حسین علیہ السّلام کا
یہ ہے حدیث، خلد میں وہ اپنا گھر بنائیں
مجلس میں رونے والے کی صورت اگر بنائیں

یہ مستند حدیث، شفاعت کا پھول ہے　　یہ وہ ہے جس میں رحمتِ حق کا شمول ہے
جنّت بدوش ماتمِ ابنِ بتولؑ ہے　　خالق کو بس یہ ایک تصنّع قبول ہے
گتھی اگر سُلجھ نہ سکے ذی عقول سے
مطلب ہے کیا حدیث کا پوچھو رسولؐ سے

اظہارِ نورِ کبریا بیحد ہے اب قریب　　اُس واجب الوجود کا مقصد ہے اب قریب
افشائے رازِ قدرتِ سرمد ہے اب قریب　　غیبت کے تاجدار کی آمد ہے اب قریب
تدبیر، انتہا پہ ہے فسق و فجور کی
دنیا بنی ہوئی ہے علامت ظہور کی

ہر اک زبان اب ہے تصنّع کے رنگ میں　　سب کا بیان اب ہے تصنّع کے رنگ میں
ہر داستان اب ہے تصنّع کے رنگ میں　　سارا جہان اب ہے تصنّع کے رنگ میں
نقلی ہر ایک چیز کی صورت ہے آج کل
ہر کام بے نیازِ حقیقت ہے آج کل

www.emarsiya.com

بدلی ہوئی جہان کی صورت ہے آجکل　　اخلاص سے ہٹی ہوئی نیت ہے آجکل
ہر کام میں کمالِ سیاست ہے آجکل　　ہر قول بے نیازِ صداقت ہے آجکل
اب مارتے ہیں جھوٹ کے پتھر سے صدق کو
کرتے ہیں ذبح شمر کے خنجر سے صدق کو
تہذیب کے اصول سے نفرت ہے آجکل　　غصے کا جوش معنیٔ ہمت ہے آجکل
چھائی ہوئی دلوں پہ جہالت ہے آجکل　　معنیٔ سبّ و شتم، شجاعت ہے آجکل
کہتے ہیں جس کو طیش صفت بزدلی کی ہے
چوبیس سال صبر، شجاعت علیؑ کی ہے
فاسد خیالِ خام ہی اب جہ ناز ہے　　انساں کی ذہنیت میں نشیب و فراز ہے
ہم جنس ہی کو جنس سے اب اعتراز ہے　　دنیا میں رنگ و نسل کا اک امتیاز ہے
یکساں بشر نہیں ہے بشر کی نگاہ میں
ناواجبی ہے بغض، سفید و سیاہ میں
مفلس نظر میں قابلِ نفرت ہے آجکل　　انسان کو سیم و زر سے محبت ہے آجکل
دولت ہی اہلِ عیش کی جنت ہے آجکل　　شدّاد کا وہ خواب، حقیقت ہے آجکل
طنزیہ قہقہہ ہے غریبی کے صبر پر
پڑھتے نہیں ہیں فاتحہ مفلس کی قبر پر
بے عزتی کے بھیس میں عزت ہے آجکل　　تارِ نظر کے ساتھ ہی الفت ہے آجکل
بے غیرتی کے رنگ میں غیرت ہے آجکل　　دل کی ہوس کا نام، محبت ہے آجکل
بدبخت عاشقوں کا تو مقسوم ہی نہیں
معنیٔ عشق کیا ہیں یہ معلوم ہی نہیں

www.emarsiya.com

اہلِ وفا کا قافلہ سالار عشق ہے — کہتے ہیں پھول، وادیٔ پُر خار عشق ہے
دستِ جہادِ نفس کی تلوار عشق ہے — شکلِ بشر میں میثمِ تمار عشق ہے
معراج پائی خوبیٔ گفتار ہو گیا
جسمانیت کا بھیس لیا دار ہو گیا

دراصل عشق، فرضِ شجاعت کا نام ہے — بے تاب ولولوں کی قیامت کا نام ہے
دریائے آبِ تیغ کی لذت کا نام ہے — خالق سے انتہائے محبت کا نام ہے
خمخانۂ ممات کا ساقی کہیں جسے
روحِ فنا وہ عشق ہے، باقی کہیں جسے

پردے سے بے نیاز بھی پردا بھی عشق ہے — باغ و بہارِ عشق ہے، صحرا بھی عشق ہے
دریا بھی عشق ہی ہے، کنارا بھی عشق ہے — بیمار بھی ہے عشق، مسیحا بھی عشق ہے
جھونکا نسیم کا بھی ہے، تکلیفِ خار بھی
باریک، رگ بھی گل کی ہے، خنجر کی دھار بھی

ہر رسمِ خیر ایک روایت ہے آجکل — احکامِ مذہبی سے عداوت ہے آجکل
شیطاں کا شر، بہ رنگِ روایت ہے، آجکل — اُس کُلِّ خیر ہی کی ضرورت ہے آجکل
ہرگز نہ بن سکے گا بہانہ وہ آئے گا
کچھ دُور اب نہیں ہے زمانہ وہ آئے گا

بیکار لوگ رکھتے ہیں بیکار مشغلے — اِن مشغلوں سے اُنکے کبھی دل نہیں بھرے
دنیا میں عیب جوئی کی عادت ہو گر جسے — مُنہ ڈال کر وہ اپنے گریباں میں دیکھ لے
یہ نقص کے صنم ہیں جو اپنے گھروں میں ہیں
خود میں بھی عیب ہیں وہی جو دوسروں میں ہیں

www.emarsiya.com

مکر و فریب قابلِ مدحت ہے آجکل | تیزیٔ طبع ایک قیامت ہے آجکل
مکّاریوں میں خوب مہارت ہے آجکل | اس فن کا نام ہی تو شرافت ہے آجکل
جو چالباز ہے وہ مہذّب حلیف ہے
عیّار جو غضب کا ہے اصلی شریف ہے

حق بات کہنا ایک مصیبت ہے آجکل | بیگانگی کے وصف سے رغبت ہے آجکل
آپس کے افتراق میں لذّت ہے آجکل | کیا منتشر رسولؐ کی اُمّت ہے آجکل
مسلم ہیں افتراق کا منظر بنے ہوئے
ہر فرقے میں بھی فرقے بہتّر بنے ہوئے

یہ ہے زبانِ حال سے اخلاص کی دعا | دکھلائے راستہ ہمیں باطن کا رہنما
دیتا ہوں میں بچے ہوئے وصف کا واسطہ | یارب ہمیں ضمیر فروشی سے تُو بچا
رہ جائے اپنے نفس کی بیداریوں کی لاج
خود اپنے ہاتھ ہی میں ہو خودداریوں کی لاج

آزادیوں کا زور ہے آزادیوں کا دَور | ہوتا نہیں ہے اب کسی مذہب پہ ظلم و جَور
یکسانیت عمل کی ہو اس وقت زیرِ غور | ہم میں اختلاف ہوں سب کے ہوں ایک طور
پابندِ قید و بند نہیں ماتمِ حسینؑ
سب مل کے ایک ساتھ منائیں غمِ حسینؑ

نعرے ہمارے ایک ہوں افکار ایک ہوں | حُسنِ عمل کی چھاؤں میں کردار ایک ہوں
رفتار ایک صاحبِ گفتار ایک ہوں | نامِ غمِ حسینؑ پہ غمخوار ایک ہوں
جادہ ہو ایک سب کا نہ لغزش ہو پاؤں میں
ہم سب حسینیت کے عَلَم کی ہوں چھاؤں میں

www.emarsiya.com

اے ہمصفیرو! ملک کی خدمت کرو اٹھو
آپس کے اختلاف کچل دو، بڑھے چلو
پیچھے نہ پلٹو، اور نہ ہرگز کبھی رکو
بہتے ہوئے ترقی کے دھارے کا ساتھ دو
ورنہ مٹو گے یوں، نہ پتہ اپنا پاؤ گے
ٹھہرے جو تم ذرا تو وہیں ڈوب جاؤ گے

پیشِ نظر ہو اُسوۂ شہِ مشرقین کا
یہ ایک ہی طریقہ ہے عقبا کے چین کا
رہبر قدم ہے فاطمہؑ کے نورِ عین کا
اک راہِ مستقیم ہے جادہ حسینؑ کا
حق، پیروی ہے فاطمہؑ کے نورِ عین کی
دنیا کو آج بھی ہے ضرورت حسینؑ کی

انسان سازیوں کا جو معیار، وہ حسینؑ
تہذیبِ نفس کا جو علمدار، وہ حسینؑ
جو ہمتوں کا قافلہ سالار، وہ حسینؑ
تھی جس کے پاس صبر کی تلوار، وہ حسینؑ
حیراں کیا جہان کو اس کے شعار نے
بیعت کا حلق کاٹ دیا جس کے وار نے

معمارِ قصرِ دیں، تری تعمیر کو سلام
اسلام کی اماں، تری تدبیر کو سلام
دستِ خدا نما، تری تحریر کو سلام
اے حافظِ اذاں، تری تکبیر کو سلام
تو عابدوں کے قلب میں مسکون ہے حسینؑ
اسلام کی بقا، تری ممنون ہے حسینؑ

اے صبرِ مجتبیٰؑ، ترے معیار کو سلام
اے شیرِ فاطمہؑ، ترے کردار کو سلام
اے ذہنِ مصطفےٰؐ، ترے افکار کو سلام
اے زورِ مرتضیٰؑ، ترے آثار کو سلام
ایسی کبھی ہوئی نہیں راہِ خدا میں جنگ
شہ رگ کی ذوالفقار سے کی کربلا میں جنگ

www.emarsiya.com

محرابیں خم ہوئیں تری تسلیم کے لئے
منبر بھی منتظر ہیں سب استقدیم کے لئے
سارے مُصلّے فرش ہیں تکریم کے لئے
ہیں مسجدیں کھڑی ہوئی تعظیم کے لئے
باقی ہیں حق پسند تری وجہ سے حسینؑ
کعبہ ہے سربلند، تری وجہ سے حسینؑ

تیرے پریشاں گیسوؤں کی شام کو سلام
میدانِ عزم میں ترے اقدام کو سلام
تیرے کمالِ صبر کے ہنگام کو سلام
اے جانِ حریت، ترے پیغام کو سلام
خودداریوں نے تجھ سے ہی درس بقا پڑھا
آزادیٔ ضمیر نے کلمہ ترا پڑھا

مظلومِ کربلا، ترے القاب کو سلام
عزمِ خودی کے جوہرِ نایاب کو سلام
اے ضابطِ عطش وہ تری تاب کو سلام
اے صاحبِ وفا ترے اصحاب کو سلام
تاریخ چھان ڈالی، نہ ہرگز کہیں ملے
مولا! صحابی ایسے کسی کو نہیں ملے

تیری دعا کو، تیری مناجات کو سلام
جود و سخا کے خاص مقامات کو سلام
تیرے کمالِ صبر کی آیات کو سلام
تیرے قدم کے زندہ نشانات کو سلام
روشن چراغ ہیں رہِ منزل کے درمیاں
جو فصل بن گئے حق و باطل کے درمیاں

اے تشنۂ فرات تری پیاس کو سلام
اے مصدرِ وفا ترے عباسؑ کو سلام
اے روحِ زندگی ترے انفاس کو سلام
اے حسِ حفظِ دیں ترے احساس کو سلام
آواز دی ہے صُلحِ حسنؑ کے نشان سے
بروقت تو نے کھینچ لی تلوار میاں سے

www.emarsiya.com

اے تاجدارِ فخر، ترے تاج کو سلام — دریائے تشنگی، تری امواج کو سلام
سالارِ فوجِ حق، تری افواج کو سلام — اے راکبِ نبیؐ، تری معراج کو سلام
بیٹھا نبیؐ کی پشت پہ، اور مسکرا دیا
سجدے میں وردِ ربّیَ الاعلیٰ بڑھا دیا

بیکس حسینؑ تیری جلالت ہے یادگار — خنجر کے نیچے شانِ عبادت ہے یادگار
خونِ علیؑ کی رن میں کرامت ہے یادگار — تشنہ لبی میں صبر کی طاقت ہے یادگار
تو، قوتِ نمو کی علامت ہے اے حسینؑ
تجھ سے بہارِ باغِ شجاعت ہے اے حسینؑ

سُنئے بہارِ باغِ شجاعت کا اب بیاں — ڈھالوں کی طرح اسکے فلک پر ہیں بدلیاں
تیغوں کی اِس چمن میں چمکتی ہیں بجلیاں — جلتا نہیں ہے طائرِ جرأت کا آشیاں
اٹھتا ہے دُود، آہ کے مسکن کے سامنے
جلتی ہے برقِ تیغ نشیمن کے سامنے

ہوتی ہے مے وفا کی دلوں کے ایاغ میں — جرأت کی بُو ہے اسکے گلوں کے دماغ میں
ہمت کا خون جلتا ہے اسکے چراغ میں — بہتی ہیں نہریں آبِ عزائم کے باغ میں
ہمت کی شمعیں جلتی ہیں جب رات ہوتی ہے
اِس کے چمن میں تیروں کی برسات ہوتی ہے

یہ خون چھڑکتی ہے روشِ سبزہ زار پر — رہتی ہے اسکے زخموں کے پھولوں پہ بھی نظر
کرتی ہے لالہ زار یہ مرحب کو کاٹ کر — اِس کے شجر کا پھل ہے کہ حمزہ کا ہے جگر
روح الامیں کا باغ میں شہپر لرزتا ہے
ہلتے ہیں پتے جب، درِ خیبر لرزتا ہے

www.emarsiya.com

اس گلستاں میں مرتضیٰؑ جانِ بہار ہیں — اس گلستاں کے پھول علیؑ پر نثار ہیں
میدانِ کارزار کے یہ شہ سوار ہیں — حیدر کے کارنامے سبھی یادگار ہیں
ان کی لڑائی مرحب و عنتر سے پوچھیے
کس بل کلائی کا، درِ خیبر سے پوچھیے

ہیں جرأتوں کے عرشۂ منبر پہ مرتضیٰؑ — قابض ہیں عزم و صبر کے دفتر پہ مرتضیٰؑ
روح الامیں نے لکھ لیا شہپر پہ مرتضیٰؑ — ہجرت کی شب ہیں فرشِ پیمبر پہ مرتضیٰؑ
بیداریٔ ضمیر کے گل ہیں لیے ہوئے
ہیں مرتضیٰؑ بہارِ شجاعت لیے ہوئے

کرتے یہ کیوں نبیؐ کی وصیت سے اختلاف — رکھتے تھے گو کہ بازوؤں میں قوتِ مصاف
کرتے ہیں یہ لڑائی سے خود کر کے انحراف — چوبیس ۲۴ سال صبر کی مسجد میں اعتکاف
صبرِ علیؑ سے طاعتِ ربِّ عُلا ہوئی
یعنی نمازِ فرضِ شجاعت ادا ہوئی

ذاتِ علیؑ پہ روحِ شجاعت کو ناز ہے — شکلِ علیؑ پہ خامۂ قدرت کو ناز ہے
انصافِ مرتضیٰؑ پہ عدالت کو ناز ہے — قلبِ علیؑ پہ جذبۂ ہمت کو ناز ہے
ایسا نہ کوئی مرد، بروئے زمیں ہوا
کرّار کوئی مثلِ علیؑ تو نہیں ہوا

دنیا میں ہے علیؑ کی مسلّم بہادری — کرتی ہے ان کے سامنے سر خم بہادری
بھرتی ہے ان کا شام و سحر دم بہادری — حیدرؑ تھے یا کہ ایک مجسّم بہادری
سُنیے کہ ایسے شیر کے دو ہاتھ کون تھے
عباسؑ ایک ہاتھ تھے اک ہاتھ عونؑ تھے

وہ عونؑ، جسکی جنگ سے بھاگی ہے فوجِ شام — جس نے عجیب شان سے کی نصرتِ امامؑ
جس کی نظر میں کچھ نہ تھا فوجوں کا اژدہام — اک لشکرِ حسینؑ ہے جس کا ہے عونؑ نام

نسیاں کے فرشِ ذہن پہ جس کو سُلا دیا
جس کو ہماری فکر و نظر نے بھلا دیا

اک ضوفشاں گہر ہے صدف جس کا ہے مکاں — اک پھول ہے جو ہنستا ہے پتّوں کے درمیاں
اک چاند ہے جو ابر کے پیچھے ہے ضوفشاں — اک تیغ ہے نیامِ بقا میں جو ہے نہاں

وہ قلب، جس کا وصف شجاعت پسند ہے
خوشبو یہ وہ، جو شیشۂ غفلت میں بند ہے

ہے بے پناہ شاہؑ کی نصرت کا نام عونؑ — روئے علیؑ کے رنگِ جلالت کا نام عونؑ
معراجِ انتہائے شجاعت کا نام عونؑ — شیرِ خدا کے خوں کی حرارت کا نام عونؑ

جس کو نہ بھول سکتی ہے پیکارِ کربلا
جس کی لڑائی گرمیٔ بازارِ کربلا

ہمت کے کاروان کا سالار عونؑ ہے — شکلِ بشر میں حیدری پیکار عونؑ ہے
چلتی ہوئی حسینؑ کی تلوار عونؑ ہے — رن میں جوابِ حیدرِ کرار عونؑ ہے

تصویرِ وصفِ ہمت و عزمِ ولی ہے یہ
تاریخِ کربلا کے ورق پر علیؑ ہے یہ

وہ، جس میں عزمِ نصرتِ سبطِ رسولؐ تھا — رن سے کبھی نہ لوٹنا جس کا اصول تھا
خونِ علیؑ کا جسم میں جس کے شمول تھا — پہلو میں دل نہیں تھا، شجاعت کا پھول تھا

تاثیر تھی ثبات کی غازی کے پاؤں میں
سوتا بھی تھا تو نخلِ شجاعت کی چھاؤں میں

www.emarsiya.com

رَن میں ہے جسکے عزم کا جھنڈا گڑا ہوا — ہے جس کے دل میں شہرِ شجاعت بسا ہوا
جس کے ہے خوں میں خونِ علیؑ کا ملا ہوا — عباسؑ وہ، کہ جو ہے نظر سے چھپا ہوا

جو ہے علیؑ کے خواب کی تعبیر، دوسری
ہے کربلا میں بھائی کی تصویر، دوسری

ہوتا نہیں تھا جس کو کبھی جنگ سے خطر — کرتا تھا فوجِ شام پہ جو حیدری نظر
پہلو میں دل علیؑ کا تھا حمزہؑ کا تھا جگر — دھنستا چلا گیا ہے جو فوجوں کو چیر کر

اک یادگار، پیاس میں جس کی لڑائی ہے
وہ جس نے اپنے گھر کی شجاعت دکھائی ہے

ہے خاتمِ وفا کا یہ الماس، دوسرا — ہو کر شہید، ہو گیا الیاسؑ، دوسرا
ہے تشنگی کا صاحبِ احساس، دوسرا — میدانِ کربلا میں ہے عباسؑ، دوسرا

مُلکِ وفا میں سکۂ رائج اک اور ہے
قصرِ مدد میں بابِ حوائج اک اور ہے

دو ماہرِ نبرد تھے، رنگِ غنا تھا ایک — دو قلب پہلوؤں میں تھے اور مدعا تھا ایک
شکلیں تو دو تھیں، مقصدِ اہلِ وفا تھا ایک — عباسؑ دو تھے، معرکۂ کربلا تھا ایک

تھا بن کے عونؑ، جنگ کے داماں میں دوسرا
پیشِ حسینؑ ایک تھا، میداں میں دوسرا

وہ عونؑ جس کا ارفع و اعلیٰ مقام ہے — وہ عونؑ، جو وغا میں علیؑ کی حسام ہے
وہ عونؑ، جس کے دل میں ولائے امامؑ ہے — وہ عونؑ، جزوِ نادِ علیؑ جس کا نام ہے

وابستگی ملی، مددِ منجلی کے ساتھ
جو ہو گیا شریکِ اعانت، علیؑ کے ساتھ

www.emarsiya.com

رَن کی رضا حسینؑ سے اِس نے طلب جو کی
لشکر میں اس خبر سے بڑی کھلبلی مچی
اِس کی شجاعت اِسکے ہے حملے سے منجلی
فوجِ عدو کو دیکھ کے کہنے لگا جری
کر دوں گا حشر، جنگ کے دریا کی موج میں
مولا رضا جو دیں مجھے، دھنس جاؤں فوج میں

یہ شیر رَن میں آگیا جب تیغ کھینچ کر
ہیبت سے فوج بھول گئی جنگ کے ہنر
پیاسے نے کی جو حیدری انداز میں نظر
میداں میں پہلوانوں کے پانی ہوئے جگر
کہتے تھے رَن میں صاحبِ احساس تو نہیں
دیکھو اسے بغور، یہ عباسؑ تو نہیں

ابنِ علیؑ بشانِ علیؑ کرتا ہے مقال
تیور سے آشکار شجاعت کا ہے کمال
صورت یہ ہے لگاہ کے یوسفی جمال
اسما کا بیٹا پڑھتا ہے اسمائے ذوالجلال
محوِ کلام، صاحبِ ایماں ہے اِس طرح
دلبندِ بوترابؑ، رجز خواں ہے اِس طرح

میرا ہے نام عونؑ، پدر میرے ہیں علیؑ
دنیا میں کوئی جس سے نہ بڑھ کر ہوا جری
جس نے ہی مصطفےٰؐ کی ہر اک جنگ فتح کی
خیبر میں جس کو دیتے ہیں آواز خود نبیؐ
جتنے ہیں شہ کے ساتھ وہ شہ کے فدائی ہیں
عباسؑ جس کا نام ہے وہ میرے بھائی ہیں

طفلی سے ہی یہ شاہ کے غمخوار ہو گئے
ہو کر جوان، حیدرِؑ کرّار ہو گئے
شانے جو ابھرے، جعفرِ طیّار ہو گئے
اور کربلا پہنچ کے علمدار ہو گئے
اِس نجمِ چرخِ حُسن کے آثار نیک ہیں
دنیا میں یہ قمر، بنی ہاشم کے ایک ہیں

www.emarsiya.com

سرورؑ ہیں میرے بھائی جو ہیں شاہِ مشرقین
زہراؑ کے دل کا چین ہیں حیدرؑ کے نورِ عین
ان سے ہی قصرِ دیں کی ہے دنیا میں زیب و زین
تم اُمتی ہو، اور اولی الامر ہیں حسینؑ

حافظ ہیں دینِ حق کے، نظر دیں پناہ ہے
والی یہی ہیں امر کے، قرآں گواہ ہے

آئے ہیں شاہ دیں کی حفاظت کے واسطے
تبلیغِ انتظامِ شریعت کے واسطے
ہادی یہ ہیں امامؑ، ہدایت کے واسطے
نکلے نہیں وطن سے حکومت کے واسطے

ورنہ وہ اپنی فوج گھٹاتے نہیں کبھی
تقریر کر کے سمجھ بجھاتے نہیں کبھی

سرورؑ کے دل میں حفظِ شریعت اُمنگ ہے
جو ہے نبیؐ کا ڈھنگ وہی انکا ڈھنگ ہے
دربار میں یزید کے آوازِ جنگ ہے
اے کور چشمو! یہ حق و باطل کی جنگ ہے

سرورؑ کے دستِ پاک میں تم اپنے ہاتھ دو
نقشِ قدم پہ حُر کے چلو، حق کا ساتھ دو

یہ حُر تمھاری فوج میں سردار کیا نہ تھا
جادہ بہشت کا اسے کس طرح مل گیا
اُس کے ضمیر نے اُسے جسوقت دی صدا
فوراً جواب کے لئے وہ اُٹھ کھڑا ہوا

راہِ نجات، دیدۂ دل کو سجھائی دی
اک دو قدم بڑھا تھا کہ جنت دکھائی دی

کج رَو بھی سیدھی راہ پہ آتے ہیں اسطرح
توفیق کا کمال دکھاتے ہیں اس طرح
قسمت کو فضلِ حق سے بناتے ہیں اسطرح
دوزخ سے باغِ خلد میں آتے ہیں اسطرح

وہ دیکھو رَن میں لاشۂ حُر ہے پڑا ہوا
رومال، فاطمہؑ کا ہے سر پر بندھا ہوا

منشا یزید کا ہے کہ دیں کو کرے ہلاک — اُسکا ہر اک عمل میں ہے باطل سے اشتراک
کرتا رہا وہ جامۂ اسلام چاک چاک — ہاتھوں میں اُسکے شرعِ نبیؐ موم کی ہے ناک
تاریخ پر نشانِ زبوں چھوڑتا رہا
جس سمت چاہا اِس کو اُدھر موڑتا رہا

ایسا ہے تم میں کوئی جو وعدہ وفا کرے — ایسا بھی ہے جو دیدہ و دل اپنا وا کرے
ایسا بھی ہے تلاش، جو راہِ خدا کرے — ایسا بھی ہے جو اجرِ رسالت ادا کرے
تم لوگ وہ غلام ہو، جو زر خرید ہیں
حُر بھی ہے اور تم میں، کہ سب ہی یزید ہیں

بیکس حسینؑ پر نہ کرو ظلم ظالمو! — کلمہ نبیؐ کا پڑھ کے نواسے سے مت لڑو
بابِ حسینؑ میں جو نبیؐ نے کہا، سنو — قولِ رسولؐ، لحمکَ لحمی ہے غافلو
گر یہ تمھیں حدیثِ پیمبرؐ قبول ہے
قتلِ حسینؑ، اصل میں قتلِ رسولؐ ہے

کہتے تھے یہ کہ حملہ کیا فوجِ شام نے — چاروں طرف سے گھیر لیا اژدھام نے
تلوار لی برادرِ شاہِ انام نے — جوہر دکھائے رَن میں جری کی حُسام نے
بھگدڑ مچی اِدھر تو پرے پر پرا گرا
میداں میں میمنے پہ اُدھر میسرا گرا

رَن میں علیؑ کے لال نے محشر کیا بپا — لاشوں کے ڈھیر لگ گئے میدان پٹ گیا
کاوا جری کے اسپ کا حلقہ تھا موت کا — توڑا ہے دو ہزار نفر کا محاصرہ
غُل تھا چلا نشان، شجاعت کے چھوڑ کر
نکلا ہے شیر، فوج کے ہالے کو توڑ کر

www.emarsiya.com

آیا ہے رن سے پیشِ شہِ دیں جو یہ جواں — گل کی طرح سے جسم پہ زخموں کے تھے نشاں
دینے لگے جو دادِ شجاعت شہِ زماں — مارے خوشی کے آنکھوں سے آنسو ہوئے رواں
بوسے لیے رکاب پہ شہِ دیں پناہ کے
غازی نے سر جھکا دیا قدموں پہ شاہ کے

شہ نے کہا کہ زخمی ہو دم لے لو تم ذرا — اے مرحبا، نکال لیا دل کا حوصلا
جنگ و جدل میں اسپ تمھارا ہے تھک گیا — میداں کو جاتے جاتے فرس لے لو دوسرا
تم نے پدر کے خوں کی حرارت دکھائی ہے
ورثے میں جو ملی وہ شجاعت دکھائی ہے

القصہ ہو کے شاہ سے رخصت چلا جری — پھر اشقیا میں ہونے لگی ایک کھلبلی
تلوار جب چلی تو قیامت بپا ہوئی — میدان میں پرے پہ پرا، صف پہ صف گری
رعبِ جلال، عونِ دلاور کے ساتھ ہیں
کہتے تھے پہلوان، یہ حیدر کے ہاتھ ہیں

ستھراؤ ہو رہا تھا یہ غازی جدھر گیا — نظروں میں آ کے صورتِ تارِ نظر گیا
آپس میں پوچھتے تھے عدو وہ کدھر گیا — گھوڑا تھا بادپا، اِدھر آیا اُدھر گیا
دنیائے بادِ تند میں محشر بپا ہوا
تیزی میں اس کا نقشِ قدم بھی ہوا ہوا

کرتا تھا حملہ فوج پہ ابنِ شہِ نجف — جو سامنے تھی کٹ کے ہوئی آخری وہ صف
مانندِ شیر، شیرِ الٰہی کا تھا خلف — پھیلی تھی بوئے شیر، ترائی میں ہر طرف
آواز سے اسد کے اچھلتے تھے بار بار
گھوڑے کنوتیوں کو بدلتے تھے بار بار

www.emarsiya.com